کی اسناد ضعف سے خالی نہیں ہیں" (البدایۃ والنہایۃ طبع مصر ج ۱، ص ۳۳۴)

ایک موقف یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک حضرت خضرؑ زندہ تھے اور بعد میں وفات پا گئے۔ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں۔

امام سہیلیؒ نے اپنی کتاب "التعریف والاعلام" میں امام بخاریؒ اور اپنے استاد ابوبکر ابن العربیؒ سے یہ نقل کیا ہے کہ اس حدیث (یعنی ما علی الارض نفس منفوسۃ یاتی علیہا مائۃ سنۃ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنے لوگ آج روئے زمین پہ موجود ہیں، سو سال کے بعد ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں ہوگا) کی بنیاد پر ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد حضرت خضر علیہ السلام وفات پا گئے تھے۔ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک زندہ تھے۔ امام بخاریؒ کی طرف اس قول کی نسبت کرنے میں، ہمیں کلام ہے۔ امام سہیلیؒ نے حضرت خضر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک باقی ہونے کو راجح قرار دیا ہے اور بہت سے علماء سے یہ قول نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت خضرؑ کی ملاقات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر اہل بیت سے تعزیت کے واقعات صحیح طرق سے مروی ہیں۔ پھر انہوں نے وہ واقعات نقل کیے ہیں جن کو ہم اس سے پہلے ضعیف ثابت کر چکے ہیں۔ انہوں نے اس کی اسناد بھی نقل نہیں کی ہیں۔ واللہ اعلم" (ج ۱، ص ۳۳۶، ۳۳۷)

چنانچہ ان میں سے پہلا موقف تو ظاہراً قرآن و سنت کے خلاف ہے جب کہ دوسرا موقف بھی محققین کے قول کے مطابق تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

امرؤالقیس کون تھا؟

سوال:۔ جاہلی عرب کی شاعری کے حوالہ سے "امرؤالقیس" کا نام اکثر و بیشتر سننے اور پڑھنے میں آتا ہے یہ کون ہیں اور ان کا تعارف کیا ہے؟ (گوہر رحمٰن ٹیکسلا)

جواب: دور جاہلیت کے عرب شعراء میں ان کا کلام ادبی لحاظ سے، سب سے اعلیٰ شمار ہوتا ہے ان کا نام حندج یا سلیمان ہے۔ امرؤالقیس، ذوالقروح، الملک الضلیل، الذائد وغیرہا ان کے القاب ہیں۔ کنیت ابوالحارث ہے۔ ان کے باپ نے جو کہ قبیلہ بنی اسد کا سردار تھا انہیں اشعار کہنے کی وجہ سے گھر سے نکال دیا تھا۔ اسفار کی کثرت کی وجہ سے اس کے کلام